ادارہ

افکار وتاثرات بنام مدیر

تحریک خلافت راشدہ کا تعارف..........محمد حسین بھٹی

بندہ ناچیز محمد حسین بھٹی 2000ء سے پہلے امریکہ میں آباد تھا۔ ایک امریکن کمپنی Sentinel International Inc. New York کا ڈائریکٹر مارکیٹنگ تھا۔ نہایت سکون اور عیش کی زندگی بسر کر رہا تھا۔ کمپنی کا مالک یہودی تھا ایک دن مالک کمپنی سے دین اسلام کے موضوع پر بحث چھڑ گئی۔ عمر 56 سال بنیادی تعلیم۔ قانون دان امریکہ یورپ کے تجربات کے باوجود دین اسلام کی تعلیمات پر دسترس نہ تھی۔ چند روز کی سوچ بچار کے بعد اس وقوعہ نے میری زندگی کا دھارا بدل دیا۔ نوکری چاکری اور سب کاروبار چھوڑ کر امریکہ کو خیر آباد کہا اور پاکستان آ گیا۔ دوستوں سے مشورہ کیا کہ دین اسلام پڑھنا چاہتا ہوں۔ نتیجتاً اسی سال پنجاب یونیورسٹی لاہور میں ایم اے اسلامیات کرنے لئے سیلف فنانس کی بنیاد پر داخلہ لے لیا۔ دو سال باقاعدگی سے یونیورسٹی پڑھنے جاتا رہا۔ میری شب و روز کی محنت، لگن اور مستقل مزاجی رنگ لائی جس کی تعریف پروفیسر صاحبان بھی کیا کرتے تھے اور 2002ء میں ایم اے اسلامیات کی ڈگری حاصل کر لی۔

اپریل 2005ء میں میری ملاقات لاہور میں ایک ایسے سکالر سے ہوئی جو لندن سے تشریف لائے تھے۔ نام گرامی میر معظم علی علوی، عمر 81 سال سے اوپر لیکن پیرانہ سالی کے باوجود حوصلہ ولولہ اور عزم جوانوں سے زیادہ۔ والد کی طرف سے سلسلہ حضرت علیؓ اور والدہ کی طرف سے حضرت عمر فاروق سے جاملتا تھا۔ حضرت مولانا اشرف علی تھانوی کے نسب سے قریبی تعلق تھا۔ الحمدللہ میں خوش قسمت ہوں کہ تیسری ملاقات تک میں ان کے خیالات اور افکار اور تحریک کے منشور سے متفق ہو چکا تھا۔ ان کے مشن خلوص اور لگن سے قائل ہو کر ان کی تحریک میں شامل ہو گیا۔ ۹ ماہ کی رفاقت میں ہم نے پنجاب اور صوبہ سرحد کے اضلاع کے دورے کئے مختلف الخیال لوگوں سے ملاقاتیں کیں، لیکچر دیئے، اس مشن کو آگے بڑھانا شروع کیا لیکن 8 اکتوبر 2005ء کے زلزلہ کے دوسرے دن ایک اور زلزلہ آیا اور میر معظم علی علوی اللہ کو پیارے ہو گئے۔

11 دسمبر 2012ء کو پریس سے خبر ملی کہ 6 دینی جماعتوں کے درمیان اتحاد و اتفاق طے پا گیا ہے۔ اور اس کے کنوینر آپ کی ذات گرامی کو مقرر کیا گیا۔ اس خبر نے نہ صرف خوشی ہوئی بلکہ آپ کی سیاسی بصیرت کا احساس ہوا مختلف مکتبہ فکر رکھنے والی دینی جماعتوں کو اس پر آشوب حالات میں ایک پلیٹ فارم پر اکھٹا کر کے متحد کرنا کارنامہ سے کم